Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی محبّت کے دائروں کو وسیع کریں تب آپ دُنیا پر فتح یاب ہونگے

چاروں اطراف آپ کے منتظر ہیں اور محبت ہی کا جادُو ہے جو اُن پر چلے گا

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۲۵
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵ | بدھ ۲۶ ربیع الاوّل ۱۴۱۱ھ، ۱۷ اخاء ۱۳۶۹ہش، ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۸۶

ابتلاء خدا تعالیٰ کا انعام ہوتے ہیں
ان سے کامیابیاں اور ترقیات ملتی ہیں

جماعت احمدیہ کو ابتلاؤں پر شکر ادا کرنا ہوگا اس کیلئے دعاؤں سے مدد مانگتے ہوئے ثابت قدمی اختیار کریں

خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۳ وفا ۱۳۶۹ہش (۳ جولائی ۱۹۹۰ء) بمقام اسلام آباد۔ برطانیہ

حضور ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران کی آیات ۹۷-۹۸ کی تلاوت کے بعد فرمایا

"یہ دو آیات جن کی مَیں نے تلاوت کی ہے آل عمران کی ۹۷ اور ۹۸ آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پہلا گھر جو بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے بنایا گیا ہے یہ وہی گھر ہے جو مکّہ میں ہے اور اس گھر کو مبارک کر دیا گیا ہے ...... اور ہدایت کا موجب بنایا گیا ہے ...... تمام جہانوں کے لئے۔ اس میں کھُلی کھُلی خدا تعالیٰ کی نشانیاں ہیں یا کھُلے کھُلے نشانات ہیں ...... یعنی مقامِ ابراہیم۔

...... یہ نہیں فرمایا کہ اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کھُلے کھُلے نشانات ہیں اور ابراہیم کا مقام بھی ہے بلکہ یہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کھُلے کھُلے نشانات ہیں یعنی مقامِ ابراہیم۔ گویا مقامِ ابراہیم آیات بیّنات کا بدل ہے اور دونوں ایک دوسرے کے ہم معنی ہیں اور ایک ہی چیز کے گویا دو نام ہیں...... جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آجاتا ہے اور لوگوں پر خدا تعالیٰ کا ایک حق ہے کہ وہ اس گھر کا حج کیا کریں۔ یعنی ان لوگوں پر جن کو استطاعت ہو کہ وہ اس حج کے مقام تک پہنچ سکیں اور جو انکار کرے تو اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے تمام جہانوں سے۔ یعنی اگر تمام جہان بھی اس سے بے پرواہ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اُن سے بے پرواہ ہوگا اور اُسے کوئی بھی فرق نہیں پڑے گا۔

قرآن کریم کا ایک کمال

ان آیاتِ کریمہ میں جو لفظ مقام ابراہیم ہے یعنی رفع کی حالت میں مقام ابراہیم آتا ہے۔ اس کے متعلق مَیں آج احباب جماعت کو مخاطب ہونا چاہتا ہوں۔ قرآن کریم کے اندر یہ ایک کمال پایا جاتا ہے جو مستقلاً مسلسل بغیر استثناء کے شروع سے آخر تک چلتا ہے اور وہ کمال یہ ہے کہ اس میں ایک بطن نہیں بلکہ بہت سے بطون ہیں یعنی معنوں کی ایک سطح چلتی ہے اور اس کے نیچے پھر ایک اور معنوں کی سطح چلتی ہے اور اس کے نیچے پھر ایک اور معنوں کی سطح چلتی ہے اور اس طرح ظاہری سطح کے نیچے باطن میں مختلف مضامین کے دھاگے ایک دوسرے سے بندھے ہوئے آگے چلتے چلے جاتے ہیں۔ ان کو بطون کہا جاتا ہے یعنی پیٹ کے اندر قرآن کریم کے بہت سے مضامین مخفی ہیں اور جس طرح ظاہری مضامین کا ایک ربط ہے اسی طرح باطنی مضامین کا بھی ربط ہے جو ایک آیت کے مضمون کو دوسری آیت کے مضمون سے ملاتا چلا جاتا ہے۔

...... مقام ابراہیم سے متعلق مزید وضاحت یہ پیشِ نظر رہنی چاہیئے کہ مَقام، میم کی زبر سے ہے اور دو ہم معنی لفظ جو ایک دوسرے کے بہت ہی قریب ہیں گویا (جڑواں

مسلسل صہ۲ پر

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضرت سیّدہ موصوفہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے حضرت سیّدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے کامل شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صا سے آگے

بھائی) TWIN BROTHERS ہوں عربی میں پائے جاتے ہیں۔ ایک مُقام اور ایک مَقام۔ مُقام میں میم کی پیش ہے اور مَقام میں میم کی زبر ہے اور جب مَیں نے قرآن کریم پر نظر ڈال کے اِن دونوں الفاظ کے الگ الگ استعمال پر غور کیا تو معلوم ہوُا کہ "مَقام" کا لفظ ۱۴ مرتبہ قرآن کریم میں استعمال ہوُا ہے اور ۱۴ مرتبہ ہی مرتبے کے معنی میں ہے۔ ظاہری مکان کے معنوں میں نہیں اور "مُقام" کا لفظ ۳ جگہ استعمال ہوُا ہے اور تینوں جگہ ظاہری مکان سے اس کا تعلق ہے۔ گو معنوی لحاظ سے وہاں بھی اس بات کی گنجائش نکلتی ہے کہ مرتبے کے معنی بھی اس کے اندر پڑھے جائیں لیکن واضح طور پر مُقام کے استعمال میں جگہ اور مکان کا تصوّر پایا جاتا ہے جیسا کہ فرمایا .... (سورۃ الاحزاب : آیت ۱۴) کہ جب ان میں سے ایک گروہ نے یہ کہا اے اہلِ یثرب! تمہارے لئے اب یہاں ٹھہرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہی کوئی مُکان یہاں تمہارے لئے نہیں ہے۔ تمہیں واپس لَوٹنا ہوگا۔ کیونکہ جب تمہارے ٹھہرنے کی یہاں کوئی جگہ ہی نہیں تو تمہیں لازماً واپس چلے جانا ہے۔ پھر ایک دوسری جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ جہنّم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے .... (سورۃ الفرقان: آیت ۶۷) یہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔ عارضی اور مستقل بھی۔ تو مُقام سے مراد مستقل ٹھکانہ اور مکان ہے۔ پھر اس کے برعکس اہلِ جنّت کو یہ خوشخبری دی کہ تمہیں ایسی جگہیں مہیّا کی جائیں گی ...... کہ جو بہت ہی حسین اور دلکش جگہیں ہیں دل لبھانے والی جگہیں ہیں۔ مستقر یعنی عارضی طور پر بھی قیام وہاں اچھا لگے گا اور .... مستقل مقام اور مکان بھی اچھا ہوگا۔ اس کے برعکس جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے تمام وہ جگہیں جہاں مُقام کی بجائے لفظ مَقام استعمال ہوُا ہے وہ مرتبے سے تعلق رکھنے والی جگہیں ہیں۔ جیسا کہ فرمایا..... (سورۃ الدخان: آیت ۵۲) خدا تعالیٰ کے متقی بندے، خدا سے ڈرنے والے لوگ ایک بہت ہی امین مرتبے کی جگہ پر فائز ہونگے۔ یہاں کوئی خاص مقرر جگہ اور مکان ظاہری طور پر نہیں بلکہ ایک اعلیٰ مرتبہ ہے جسے مقام اَمین فرمایا گیا ہے۔ پھر فرمایا...... (سورۃ الرحمان: آیت ۴۷) اور جو بھی اپنے رَبّ کے مَقام سے، اللہ تعالیٰ کے مَقام سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ تو خدا کا ظاہری مقام تو کوئی نہیں ہے۔ اس لئے یہاں بھی لفظ مَقام استعمال فرمایا گیا۔

جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی مُقام ابراہیم نہیں بلکہ مَقام ابراہیم فرمایا گیا ہے۔ اب اس مضمون کو مَیں ایک دوسری آیت سے باندھ کر آپ پر ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں اور وہ آیت یہ ہے .... (البقرہ : آیت ۱۲۶) کہ جب خدا تعالیٰ نے اس گھر کو یعنی خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے ایک خاص ٹھہرنے کا مقام اور امن کا مقام بنا دیا ...... اور یہ ارشاد فرمایا۔ یا تمہیں ہم حکم دیتے ہیں کہ ...... کہ ابراہیم کے مقام کو مصلّی بناؤ۔ عام طور پر اس آیت میں لفظ مقام کو ظاہری معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حج بیت اللہ کے وقت وہاں ایک خاص جگہ ہے جسے ابراہیم کا مقام قرار دیا جاتا ہے کہ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز پڑھا کرتے تھے، اسلئے جو بھی حج کرنے جائے وہ اگر اس مقام پر کھڑا ہو کر نماز پڑھ لے تو گویا اس نے مقام ابراہیم کو پالیا۔ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے مَقام کا اور مُقام کا، دونوں کا بطن کے لحاظ سے ایک دوسرا ترجمہ کرنا ممکن ہے جو سیاق و سباق کے مطابق ہو لیکن مَقام کا اوّل معنی جیسا کہ مَیں نے قرآن کریم کے استعمال سے قطعی طور پر ثابت کیا ہے "مرتبے" کا معنی ہے اور اگر اس کے معنی ظاہری مکان لیتے ہیں تو وہ ایک ثانوی معنی ہے۔ پس وہ مقام جہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہوا کرتے تھے۔ اگر ظاہری طور پر اس مقام پر نماز ادا کی جائے تو یہ باعثِ برکت ہے لیکن قرآن کریم کا حکم اس وقت تک بجالانا ممکن نہیں ہوگا جب تک مقام ابراہیم پر نماز نہ پڑھی جائے اور مقام ابراہیم کسی ظاہری جگہ سے تعلق رکھنے والی چیز نہیں ہے بلکہ ایک باطنی مقام ہے۔ ایک مرتبے کا مقام ہے جس کی تشریح قرآن کریم نے خود یہ فرما دی .... کہ مقام ابراہیم سے کوئی ظاہری جگہ مراد نہ لے لینا۔ خانہ کعبہ میں اور حج کے دوران خدا تعالیٰ کی عظیم الشان نشانیاں تمہیں ملیں گی اور حج کے ارکان کے اندر وہ آیات پوشیدہ ہیں اور اگر تم ان عظیم آیات کو یعنی خدا تعالیٰ کی نشانیوں کو سمجھنا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ مقام ابراہیم اور یہ آیات ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ نے مقامِ ابراہیم کو آیات اللہ قرار دے دیا تو وہ ظاہری ٹھہرنے کی جگہ جہاں نماز پڑھی جاتی ہے اسے ثانوی معنوں کے طور پر مُقام ابراہیم تو کہا جا سکتا ہے مگر مَقام ابراہیم وہ نہیں ہے۔ مَقام ابراہیم وہ ہے جو آیات ہیں اور آیات کی کوئی ظاہری شکل نہیں ہوا کرتی۔ کوئی ایک جگہ کا نام آیات نہیں رکھا جاتا .... اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو سمجھنے کے لئے قرآن کریم کی اس آیت نے بہت سی کھڑکیاں کھول دی ہیں کہ وہ ایک مقام نہیں، نہ کسی ایک جگہ کا نام ہے نہ کسی ایک خلق کا نام ہے بلکہ ... مقام ابراہیم میں تو بہت سی نشانیاں ہیں۔ بہت سی خدا تعالیٰ کی آیات ہیں جن کے مجموعے کا نام مَقام ابراہیم ہے گویا ابراہیمؑ آیات اللہ کا مجسمہ تھا اور اگر تم مَقام ابراہیم کو پانا چاہتے ہو تو ابراہیم کے خلق پر اور اس کی صفات پر غور کرو اور خدا تعالیٰ سے تعلق کے اس اسلوب پر غور کرو جو ابراہیم نے ہمیشہ اختیار کئے رکھا اور اس پر غور کرنے کے لئے کہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ نہ بائیبل کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ نہ تاریخ کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے مَقامِ ابراہیم کو جب آیات "بیّنات" قرار دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کھلے کھلے نشان ہیں۔ اور وہ کھلے کھلے کیسے ہو جائیں جن کی جستجو جگہ جگہ کرنی پڑے۔ پس مراد یہ ہے کہ قرآن نے خود ان باتوں کو کھول دیا ہے اور ابراہیمؑ کا مقام تلاش کرنے کے لئے تمہیں اِدھر اُدھر نہیں پھرنا پڑے گا۔ بلکہ قرآن کریم نے ہی ابراہیمؑ کی ان صفات کو خوب کھول کر بیان فرما دیا ہے جن کے مجموعے کا نام قرآن کریم مقام ابراہیم رکھتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون پر اگر آپ غور کریں تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر میں جہاں جہاں وہ ملتا ہے وہ آیات بھی آپ کو دکھائی دینے لگیں گی جن کے مجموعے کا نام مقام ابراہیم ہے مثلاً قرآن کریم فرماتا ہے .... (البقرہ: ۱۲۵) مقام ابراہیم کیا ہے۔ یاد کرو کہ جب بھی خدا نے اسے آزمایا، ہمیشہ وہ خدا کی آزمائش پر پورا اترا اور ایک موقعہ پر بھی ڈگمگایا نہیں۔ ایک موقعہ پر بھی ناکام نہیں رہا۔ پس کتنا عظیم الشان مقام ہے جس کو مَقام ابراہیم کہتے ہیں۔ اردو میں تو چونکہ دونوں صورتوں میں میم کی پیش کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ اس لئے اردو محاورے میں جب میں بات کرتا ہوں تو مقام کہہ دیتا ہوں مگر اصل لفظ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب اطلاق پاتا ہے تو اس کا نام ہے مَقام ابراہیم۔ پس یہ جو اردو کی وجہ سے معمولی تلفظ کی لغزش ہو جاتی ہے اس کو نظر انداز کر دیں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے مَقام کا بیان ہوگا تو مراد مَقام ہی ہے خواہ ہم اسے اردو میں مُقام ہی کہیں پس فرمایا .... خدا تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو طرح طرح کے کلمات سے آزمائش میں ڈالا اور ہمیشہ وہ اُن باتوں پر پورا اترا تب خدا نے یہ فرمایا ... کہ اے ابراہیم مَیں تجھے تمام جہانوں کے لئے تمام بنی نوع انسان کے لئے امام بنانے والا ہوں .... ابراہیم نے عرض کی تو میری اولاد میں سے بھی تو ایسے لوگ نکلیں فرمایا .... ہاں مَیں تمہاری دعا کو قبول کرتا ہوں مگر اس استثناء کے ساتھ کہ میرا عہد ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔ یعنی تیری نسل میں سے وہ تمام جو تیرے مقام کو پہچاننے والے ہوں گے اور اسی مقام کی تلاش میں زندگیاں گزاریں گے اور اس مقام کو پا کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے ان سب تک میرا یہ عہد ممتد ہو جائے گا۔ ان سب کو اپنے دائرے میں لے لے گا۔ کیا عہد ہے؟ کہ مَیں تمہیں تمام بنی نوع انسان کے لئے امام بنانے والا ہوں لیکن وہ جو ظالم ہیں وہ اس عہد سے باہر رہیں گے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عہد درجۂ کمال کو اس وقت پہنچا جب حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جو خانہ کعبہ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مبعوث ہونے تھے۔ مبعوث ہوئے اور ابراہیمؑ کے مقام کو وہاں سے آپ نے آگے بڑھایا اور اس مقام کا نام قرآنِ کریم نے مقامِ محمود رکھا ہے ... (سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۰)

اور یہ عجیب بات ہے کہ ان دونوں جگہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ کیا گیا ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو خوشخبری دی گئی ہے، دونوں کے ساتھ مستقبل کا صیغہ استعمال کیا اور یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے تجھے الناس یعنی بنی نوع انسان کے لئے امام بنا دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق بھی یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے تجھے مقامِ محمود عطا کر دیا ہے بلکہ دونوں جگہ مستقبل کا صیغہ استعمال فرمایا ہے کہ اے ابراہیم! چونکہ تو ہر امتحان پہ پورا اترا ہے گویا جیسے ہم کہتے ہیں تو نے کامل طور پر خدا کا دل جیت لیا ہے اس لئے خدا تعالیٰ انعام کے طور پر تجھے "النّاس" کا امام بنائے گا۔ اور دوسرے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے آپ کو خوشخبری دی گئی تو فرمایا کہ ... ہرگز بعید نہیں۔ قریب ہے کہ خدا تعالیٰ تجھے مقامِ محمود پر فائز فرما دے۔ پس سوال یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے یہ خوشخبریاں دی تھیں تو کیا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت تمام انسانوں کے امام نہیں تھے اور کیا آنحضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے جب خدا تعالیٰ نے خطاب فرمایا اور یہ خوشخبری دی کہ میں تجھے مقامِ محمود پر فائز کرنے والا ہوں تو کیا آپ اس وقت مقام محمود پر فائز تھے یا نہیں تھے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں جگہ یہ ایسا مضمون ہے جو ساکت وجامد مضمون نہیں بلکہ ہمیشہ آگے بڑھنے والا مضمون ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا نے مخاطب ہو کر جب آپ کو امام بنانے کی خوشخبری دی تو اس وقت ظاہری طور پر دنیا کے بہت کم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے واقف تھے اور خدا کی نظر میں جو مقام آپ کو عطا ہو چکا تھا وہ الناس کی نظر میں ابھی عطا نہیں ہوا تھا اور وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی امامت کا معروف دائرہ پھیلتے چلے جانا تھا یعنی ایک وہ امامت ہے جو خدا نے آپ کو اسی وقت عطا فرما دی تھی جب آپ کو خدا تعالیٰ نے نبوت کے مقام پر فائز فرمایا۔ لیکن ایک وہ امامت ہے جس کا مرتبہ رفتہ رفتہ دنیا نے پہچاننا تھا یعنی وہی امامت جو خدا کی نظر میں معروف تھی وہ بنی نوع انسان کی نظر میں مجہول تھی۔ جس وقت یہ وعدہ کیا گیا ہے اور خوشخبری دی گئی تھی کہ اے ابراہیم! جیسا کہ میں نے تجھے امام بنایا ہے تو بنی نوع انسان کی نظر میں بھی امام بنتا چلا جائے گا یہاں تک کہ تمام دنیا تیری امامت کو تسلیم کر لے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بھی مقام محمود پر فائز تھے جب خدا نے آپ کو یہ فرمایا (قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پہ فائز کر دے) لیکن آپ کا مقام محمود بھی کسی ایک جگہ قرار پا جانے والا اور کھڑا رہنے والا مقام نہیں تھا بلکہ ایک مقام ہے اور ایک ایسا مرتبہ ہے جو ہمیشہ بڑھتا چلا جاتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ ہم تجھے ایک ایسا محمود مقام عطا کریں گے جو ہمیشہ بڑھتا چلا جائے گا اور اس کی رفعتوں کی کوئی انتہا نہیں ہو گی چنانچہ اسی مضمون کو خدا تعالیٰ نے دوسری جگہ یوں فرمایا...... (سورۃ الضحیٰ: آیت ۵) اے محمد! تیرا ہر آنے والا لمحہ ہر گذرے ہوئے لمحے سے بہتر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پس مقام محمود ایک ٹھہرے ہوئے مقام کا نام نہیں بلکہ ایک جاری و ساری ہمیشہ بڑھتے ہوئے مرتبے کا نام ہے اور یہ مقام بھی تمام دنیا میں اسی طرح معروف ہونا ہے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت نے دنیا میں معروف ہونا تھا اور اس عرفانِ محمد مصطفیٰؐ کا تعلق یا مقام محمد مصطفیٰؐ کے عرفان کا تعلق چونکہ مستقبل سے ہے اور یہ مضمون جاری رہنے والا ہے اس لئے یہاں مستقبل کا صیغہ استعمال فرمایا یعنی وہ مقام جو خدا کی نظر میں مقام محمود ہے وہ تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو آپ کی تخلیق سے پہلے ہی مل چکا تھا کیونکہ مقدر تھا۔ وہ مقام جب ظاہری شکل میں آپ کے وجود کی شکل میں ظاہر ہوا تو اول روز سے آپ اس مقام پر فائز تھے لیکن وہ مقام چونکہ ایک چلنے والا مقام ہے کسی ایک جگہ آپ ٹھہرے نہیں رہے بلکہ مسلسل خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے عرفان میں آگے بڑھتے چلے گئے لیکن اس کے باوجود دنیا کو اس مقام کا عرفان نصیب نہیں ہوا اور بہت کم لوگ تھے جنہوں نے آپ کی زندگی میں آپ کو اس حیثیت سے پہچانا کہ آپ مقامِ محمود پر فائز ہیں جو مقامِ ابراہیم سے بلند تر اور اس مقام سے شروع ہو کر آگے آنے والا ایک مقام ہے۔ چنانچہ ...... یہ وعدہ ہے کہ خدا تعالیٰ تجھے نہ صرف یہ کہ ہمیشہ مراتب میں ترقی دیتا چلا جائے گا بلکہ ایک وقت میں دنیا تیرے اس مقام کو پہچان بھی لے گی اور تمام بنی نوع انسان کی نظر میں تو اس مقام محمود پر فائز دکھائی دینے لگے گا۔

ابتلاء عذاب نہیں ہوتا

یہ تو مقام کا حقیقی مفہوم ہے جو قرآن کریم کے استعمال سے ثابت ہے۔ اب میں اس کی روشنی میں جماعت کو ایک نصیحت کرنی چاہتا ہوں...... خدا تعالیٰ سے ہم نے جو عہد باندھے ہیں ان عہدوں کی ادائیگی کے دوران لازم ہے کہ ہم پر ابتلاء آئیں اور لازم ہے کہ ہم آزمائے جائیں کیونکہ کوئی بھی مقام انسان کو نصیب نہیں ہو سکتا جب تک وہ آزمائش کے دَور سے گذر کر ان مقامات کو حاصل نہ کرے۔ پس ابراہیمی مقامات تک پہنچنے کی جدوجہد کو قرآن کریم نے دیکھیں کتنے خوبصورت انداز میں بیان فرما دیا کہ اس مقام پر پہنچنے سے پہلے ابراہیمؑ آزمائشوں کے دَور سے گذرا ہے اور ہر آزمائش پر پورا اترنے کے نتیجے میں اسے ایک بلند تر مقام نصیب ہوا ہے اور ان تمام مقامات تک پہنچنے کا دور خود آیات کا دَور ہے کیونکہ جیسی جیسی آزمائشیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آتی چلی گئیں ویسے ویسے ہی ان آزمائشوں میں کامیابی کے نتیجے میں وہ آیت اللہ بنتے چلے گئے اور ان تمام نشانات کے مجموعے کا نام وہ آیات ہیں جن کو آیات بینات کہا گیا ہے۔ پس جماعت احمدیہ پر جب بھی آزمائش کا دور آتا ہے یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہیئے کہ آزمائش کا یہ دَور عذاب اور سزا کے دَور سے مختلف ہے۔ عذاب اس تکلیف کو کہا جاتا ہے جس میں انسان ناکام ہونے کے بعد مبتلا کیا جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں مرتبے اور مقامات گرتے چلے جاتے ہیں، بڑھتے نہیں ہیں۔ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے قہر کا نشانہ بنائے جاتے ہیں وہ "آیات اللہ" نہیں بنتے بلکہ "آیات الشیاطین" بن جاتے ہیں اور ان کے کردار دن بدن گندے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے اخلاق گرتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے اندر سے تمام صفات حسنہ غائب ہوتی چلی جاتی ہیں اور صفات سیئہ یعنی بُری صفات کو جگہ دیتی چلی جاتی ہیں یہاں تک کہ دن بدن قوم کا حلیہ بگڑتا چلا جاتا ہے اور وہ ہر اعلیٰ مقام سے ہر ادنیٰ مقام کی طرف گرتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے ابتلاء کو عذاب سے مشابہ دیکھنا ایک بہت بڑی حماقت ہے اور کم فہمی ہے بلکہ اندھے پن کی ایک نشانی ہے۔ خدا تعالیٰ کی الٰہی جماعتوں پر بھی آزمائش کے دَور آتے ہیں۔ وہ بھی تکلیفوں کے دَور سے گذرتے ہیں جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کئی قسم کی آزمائشیں آئیں اور تقریباً تمام زندگی تکلیفوں میں سے گذری اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر بھی طرح طرح کی بلائیں نازل ہوئیں اور اس قدر تکلیفوں کا دَور آپ نے دیکھا کہ اس کے تصور سے بھی انسان کے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے لیکن ہر آزمائش کے دور پر آپ کامیاب اترتے چلے گئے اور آپ کا مقام بڑھتا چلا گیا اور آپ کے ماننے والوں اور متبعین کا مقام بھی آپ کے ساتھ ساتھ بڑھتا چلا گیا اور جو بد خلق لوگ آپ کے قریب آئے وہ اتنے صاحب خلق بن گئے۔ اتنے اعلیٰ اخلاق پر فائز ہوئے کہ ان کو دیکھ کر نظریں چکا چوند ہو جاتی تھیں۔ حیرت کے ساتھ دنیا ان کے اخلاق کو دیکھنے لگی اور ان کے اخلاق میں جو حیرت انگیز روحانی انقلابات برپا ہوئے ان کو دیکھ کر آج بھی تعجب ہوتا ہے۔

پس ابتلاء اس کو کہتے ہیں جس کے نتیجے میں مقام نصیب ہوتے ہیں اور جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ابتلاؤں پر ثابت قدمی دکھائی تھی اور انہیں خدا کا انعام جانا تھا اسی طرح جماعت احمدیہ کو بھی ابتلاؤں پر شکر کرنا ہو گا اور ابتلاؤں پر صبر کرنا ہو گا اور ابتلاؤں کو ایک لعنت نہیں بلکہ خدا کا انعام گردانا ہو گا۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہے کہ اگر دعاؤں کے ذریعے مدد مانگتے ہوئے ہم ان ابتلاؤں پر ثابت قدم رہیں اور ہر ابتلاء میں اسی طرح کامیاب ہوتے چلے جائیں جس طرح ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر ابتلاء میں کامیاب ہوئے اور اس ہر میدان میں کامیابی ہی کا نام آیات بینات ہے اور اسی کا دوسرا نام مقام ابراہیم ہے دوسرے مقام ابراہیم میں خدا تعالیٰ نے یہ بات بھی داخل فرما دی کہ ابراہیمؑ صرف اپنے لئے فکر مند نہیں رہتا تھا۔ صرف اپنے لئے خدا سے دعائیں نہیں مانگتا تھا اور اپنے اور اپنے قریب کی نسل کے لئے خدا سے التجائیں نہیں کیا کرتا تھا بلکہ اس کی نظر بہت دور تک تھی۔ چنانچہ جب خدا تعالیٰ نے اس سے عظیم الشان مقامات کا وعدہ فرمایا اور یہ کہا کہ میں تجھے تمام بنی نوع انسان کے لئے امام بنانے والا ہوں تو بلا اختیار بلا توقف بے ساختہ عرض کیا۔ میرے اللہ! مجھے تو انعام دے گا۔ میری ذریت کا کیا بنے گا۔ میں تو راضی نہیں ہو سکتا جب تک میں دور تک اپنی نسلوں کو بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم نہ دیکھ لوں اور انہی دعائیں، اسی ذریت کی دعائیں وہ بیج بویا گیا جسے آگے جا کر بڑھنا اور نشوونما پانا تھا اور مقام محمود تک پہنچنا تھا۔ یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی صورت میں خدا تعالیٰ کا یہ عہد متقیوں کے سردار تک پہنچنا تھا اور پھر تمام بنی نوع انسان کا امام حضرت ابراہیمؑ نے براہ راست نہیں بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے وسیلے سے بننا تھا کیونکہ ایک ہی نبی ہے جس کو تمام بنی نوع انسان کا نبی اور تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ تمام دنیا کی الٰہی کتب کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں۔ کسی کتاب میں خواہ اس کے ماننے والے زبردستی دعویٰ بھی کریں آپ کو ایک آیت بھی اس مضمون کی نہیں ملے گی کہ کسی نبی کو خدا تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کے لئے واضح لفظوں میں رحمت قرار دیا ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ مقام ابراہیم ہی ترقی کر کے مقام محمود یعنی مقام محمدؐ میں تبدیل ہوتا ہے اور تبدیل ہوا تو قرآن کریم کی آیات اس مضمون کو تقویت دیتی ہیں اور قرآن کریم کی ان آیات کا لطف جن کی میں نے تلاوت کی ہے اس مضمون کو سطح کے نیچے نیچے آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے اور قطعی طور پر ہم بغیر کسی شک کے یہ دیکھتے ہیں کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو امام الناس بنانے کا وعدہ تھا اس میں مستقبل کا صیغہ استعمال کرنے میں یہ بھی حکمت تھی کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو براہِ راست وہ مقام یا مقام نصیب نہیں ہونا تھا بلکہ جب تمام بنی نوع انسان کے لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو رحمت بنا کر مبعوث فرمانا تھا تب آپ کو وہ مقام نصیب ہونا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے مقام محمود کا تعلق اس آخری زمانے کے امام سے بھی ہے...... اگرچہ اس کی تفاصیل میں جانے کا موقع نہیں لیکن جس حد تک مجھ سے ممکن ہو سکا ہے آپ کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اس بلند مقام کو پیشِ نظر رکھیں تو آپ کا مقام کتنا بلند ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اپنی ذمہ داریوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو ادا کریں۔

آپ مقام محمود سے تعلق رکھنے والی جماعت ہیں۔ ایک ایسی جماعت ہیں جس کی کوششوں اور جس کی دن رات کی محنت اور خلوص اور تقویٰ اور دعاؤں کے نتیجے میں (دین حق) کو وہ آخری غلبہ نصیب ہوگا جس کے بعد ظاہری صورت میں بھی ہم یقین کے ساتھ کہہ سکیں گے کہ تمام دنیا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ساتھ خدا کا وہ وعدہ پورا ہوتا دیکھ لیا ہے۔

۔۔۔ کہ اے محمد! ہرگز بعید نہیں کہ خدا تعالیٰ تجھے ایک مقام محمود پر فائز فرما دے یعنی تمام دنیا میں تیرا نام حمد کے ساتھ یاد کیا جائے اور تمام دنیا میں تیرا نام تعریف کے ساتھ یاد کیا جائے۔ پس دنیا کی تعریف اور دنیا کی حمد کے لحاظ سے یہ مستقبل میں ہونے والا ایک واقعہ بھی تھا لیکن خدا کی حمد اور خدا نے جو تعریف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بیان فرمائی اس کے لحاظ سے اس وقت یہ واقعہ ہو چکا تھا جب یہ وعدہ دیا جا رہا تھا۔

خدا تعالیٰ مُردے کس طرح زندہ کرتا ہے

اس ضمن میں مقام ابراہیم پر غور کرتے ہوئے مَیں نے ابراہیمی مقام میں سے ایک خاص آیت چنی ہے جو اُن آیات میں شامل ہے جسے مجموعی طور پر مُقامِ ابراہیم قرار دیا گیا ہے اور آج کی ہماری ذمہ داریوں سے اس آیت کا گہرا تعلق ہے۔ وہ آیت یہ ہے۔۔۔۔۔۔ (سورۃ البقرہ: آیت ۲۶۱) کہ وہ وقت یاد کرو جبکہ ابراہیم نے اپنے رب سے مخاطب ہو کر یہ عرض کی۔۔۔۔۔۔۔ اے میرے خدا! مجھے دکھا تو سہی کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے یا مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔۔۔۔۔۔ اے ابراہیم! کیا تو ایمان نہیں رکھتا۔۔۔۔۔ کہا۔ اے میرے ربّ کیوں نہیں۔۔۔۔۔ میں تو دل کی طمانیت چاہتا ہوں ایمان تو ہے۔

چونکہ ایمان کا لفظ یہاں خاص موقعہ پر استعمال ہوا ہے، اس لئے مَیں نے اس کا ترجمہ یہ بھی کر دیا کہ۔۔۔۔۔۔۔ (مجھے دکھا تو سہی تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے) یہ التجا کی گئی تھی کہ آئندہ تو کس طرح مردوں کو زندہ کرے گا۔ یہ نہیں کہ تُو کیسے زندہ کرتا ہے۔ مُردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا دیکھ چکے تھے۔ آپ بھی تو بار بار خدا کے کُن سے زندہ ہوئے۔ اور زندگی کے بلند تر مراتب پر فائز ہوتے چلے گئے۔

پس ماضی کی بحث نہیں تھی۔ نہ حال کی بحث تھی بلکہ مستقبل کے اُن وعدوں کے تعلق میں یہ بات کی گئی تھی جن پر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پورا ایمان تھا کہ خدا کے وعدے ہیں، ضرور پورے ہوں گے۔ پس یہاں ایمان سے مراد یہ نہیں کہ تجھے مجھ پر ایمان ہے کہ نہیں۔ مراد یہ ہے کہ جب مَیں نے کہہ دیا ہے کہ مَیں مُردوں کو ضرور زندہ کروں گا تو پھر تو کیوں مجھ سے پوچھتا ہے کہ مَیں کیسے زندہ کروں گا۔ کیا یہ بات کافی نہیں کہ مَیں نے کہہ دیا ہے کہ مَیں زندہ کروں گا۔ اس پر عرض کرتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ اے میرے ربّ! ایمان تو مجھے کامل ہے مگر کچھ اطمینان تو ہو۔ دیکھوں تو سہی کہ کیسے زندہ ہوں گے۔ اس پر خدا تعالیٰ نے ایک تمثیل کے ذریعے آپ پر یہ مضمون کھولا اور آپ کو وہ سلیقہ سکھایا کہ کس طرح روحانی طور پر مردے زندہ کئے جائیں گے۔ فرمایا۔۔۔۔۔۔ اے ابراہیم! چار پرندے پکڑ۔۔۔۔۔۔ اور ان چاروں کو اپنے ساتھ مانوس کر لے۔۔۔۔۔۔ پھر ان میں سے ایک ایک لے اور اُن کو چاروں طرف پہاڑوں پر چھوڑ دے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ چاروں طرف کا ذکر فرما کر پہاڑوں کا ذکر فرمایا گیا ہے ۔۔۔۔۔۔ پھر تُو اُن کو اپنی طرف بلا تو وہ تیزی کے ساتھ ولولے کے ساتھ شوق کے ساتھ اُڑتے ہوئے تیری طرف چلے آئیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔ اور یاد رکھ کہ اللہ تعالیٰ بہت ہی غلبے والا اور عزت والا اور حکمت والا ہے۔

اس لئے یہ کیسے پتہ چل گیا کہ مردے خدا اس طرح زندہ کرتا ہے یا کرے گا۔ بعض مفسرین جو زمانہ وسطی سے تعلق رکھنے والے مفسرین ہیں۔ وہ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ چار پرندے پکڑ، پھر ان کا قیمہ کر اور اس قیمے میں سے تھوڑا سا قیمہ شمال میں ایک پہاڑ پر رکھ دے اور تھوڑا سا قیمہ جنوب میں پہاڑ پر رکھ دے اور تھوڑا سا مشرق میں پہاڑ پر رکھ دے اور تھوڑا سا مغرب میں پہاڑ پر رکھ دے اور پھر آواز دے تو وہ اڑتے ہوئے تیری طرف چلے آئیں گے۔ اِس طرح مَیں مردے زندہ کرتا ہوں۔ کیا واقعۃً خدا اس طرح مُردے زندہ کیا کرتا ہے کہ پہلے قیمہ کرتا ہے۔ پھر اُن کو مختلف سمتوں میں پہاڑوں پر جا کر رکھتا ہے۔ پھر آوازیں دیتا ہے۔

[اس ترجمہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو ترجمہ فرمایا ہے وہ قرآن کریم کی عظمت اور اس کے شرف کو قائم کرنے والا ہے۔]

یہاں دراصل مضمون یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ مَیں تجھے سارے جہانوں کا امام بناؤں گا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے چاروں طرف مُردہ لوگ دیکھتے تھے اور مُردہ قومیں دیکھتے تھے۔ اُن کے مشرق میں بھی مُردے بس رہے تھے، اُن کے مغرب میں بھی، اُن کے شمال میں بھی، اُن کے جنوب میں بھی اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی پر غور کریں۔ آپ کو اپنی زندگی میں بہت کم غلبہ نصیب ہوا ہے۔ آپ غلبے کا بیج تو تھے لیکن وہ بیج آپ کی زندگی میں نشوونما پا کر ایک عظیم الشان عالمی درخت نہیں بن سکا۔ پس یہ وعدہ یقیناً بعد میں پورا ہونے والا ایک وعدہ تھا اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طمانیت قلب کی جو التجا کی تھی وہ اس لئے کی تھی۔ وعدوں پر ایمان تھا اور چاروں طرف جب نظر ڈالتے تھے تو روحانی طور پر عالم کے عالم کو مرا ہوا پاتے تھے اور کوئی جواب نہیں دیتا تھا۔ یہ عالمی زندگی جس کے ذریعے حضرت ابراہیم کو "الناس" کا امام بنایا جانا تھا اس کا تعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بعثت سے تھا کیونکہ آپ کو چاروں اور تمام طرفوں کا امام بنا کر دنیا میں بھیجا جانا تھا اور ایسا امام بنایا جانا تھا جس نے عملاً شمال پر بھی غلبہ پانا تھا اور جنوب پر بھی غلبہ پانا تھا۔ مشرق پر بھی غلبہ پانا تھا اور مغرب پر بھی غلبہ پانا تھا اور تمام عالم میں کوئی جگہ باقی نہیں رہنی تھی۔ جہاں آپ کو روحانی غلبہ نصیب نہیں ہوتا اور جہاں آپ روحانی مردے زندہ نہ کرتے۔

جہاں تک جبل کا لفظ ہے، قرآن کریم سے ثابت ہے کہ جبل سے مراد عظیم الشان طاقتیں ہیں جو دنیاوی طاقتیں ہیں۔ چنانچہ سورۃ طٰہٰ میں اس مضمون کو یوں بیان فرمایا: فرمایا کہ۔۔۔۔۔۔ (طٰہٰ: ۱۰۶-۱۰۷) اے محمدؐ! تجھ سے یہ پوچھتے ہیں کہ تیرے چاروں طرف یہ جو بڑی بڑی حکومتیں دنیا میں قائم ہیں یہ انسانی پہاڑ بنے ہوئے ہیں۔ ان کا کیا بنے گا۔ ان پر تجھے کیسے غلبہ نصیب ہوگا۔ تُو تو دنیا کے لحاظ سے کوئی طاقت نہیں رکھتا تو تو ان سے کہہ دے، ان پوچھنے والوں سے کہ۔۔۔۔۔۔۔ میرا ربّ اُن کو پارہ پارہ کر دے گا۔ ریزہ ریزہ کر دے گا۔

۔۔۔۔۔۔۔ اور ان کو ایک چٹیل میدان میں تبدیل کر دے گا۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر تو ان بڑی بڑی عظیم الشان قوموں کو ایسے برابر اور سدھری ہوئی حالت میں پائے گا کہ اُن کے اندر نہ کوئی کجی باقی رہے گی، نہ کوئی تکبّر باقی رہے گا۔ کوئی اونچ نیچ باقی نہیں رہے گی۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ دن ہوگا اور وہ زمانہ ہوگا جبکہ اس داعی یعنی محمد مصطفیٰؐ کی پیروی کے لئے یہ ذہنی اور قلبی طور پر تیار ہوں گے جس میں کوئی عوج نہیں۔ کوئی کجی نہیں۔ پس پہلے خدا ان کی کجیاں دور کرے گا۔ ان کے تکبّر توڑے گا۔ انکی CIVILIZATIONS (تہذیبوں) کو تباہ کرے گا اور ملیامیٹ کر دے گا اور ان پہاڑوں کو پارہ پارہ کرے گا۔ پھر ان میں سے زندگی کے نئے آثار پھوٹیں گے۔

دُنیا کو فتح کرنے کا طریق

پس۔۔۔۔۔۔۔۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا کہ اس سے مراد یہ نہیں تھی کہ پرندوں کا قیمہ کر اور پھر ان کو پہاڑوں پر رکھ کے آ۔ مراد یہ تھی کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلام آپ کی محبت میں ایسے سرشار ہو جائیں گے اور ایسے سدھائے جائیں گے کہ پھر وہ آگے لوگوں کے دل جیتنے والے بن جائیں گے۔ ان کو پھر دنیا کی تمام بڑی بڑی طاقتوں میں پھیلا دیا جائے گا اور جس طرح سدھے ہوئے پرندے مالک کی آواز پر عملاً لبیک کہتے، اڑتے ہوئے بے ساختہ اس کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں یا اڑتے ہوئے چلے آتے ہیں، اسی طرح خدا کے ان سدھائے ہوئے پرندوں کی آوازوں پر تمام بنی نوع انسان دوڑتے ہوئے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف چلے آئیں گے۔ پس آج چاروں طرف آپ کو دنیاوی عظمتوں کے جو پہاڑ بکھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ آج آپ کو شمال میں بھی عظیم الشان طاقتوں کے پہاڑ دکھائی دے رہے ہیں اور جنوب میں بھی دکھائی دے رہے ہیں اور مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی۔ ان تمام طاقتوں کو فتح کرنے کا سہرا خدا نے آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے سر پر باندھا ہے اور مقدر میں یہ سہرا باندھا جا چکا ہے لیکن اسے حاصل کرنے کا طریق وہی ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے کہ مقام ابراہیم کو سمجھیں اور مقام ابراہیم کے تقاضے پورے کریں۔ ان میں سے ایک یہ طریقہ ہے جسے آیات میں سے ایک آیت کے طور پر ہم شمار کر سکتے ہیں کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آئندہ دنیا فتح کرنے کا گر سکھایا گیا اور وہ یہ تھا کہ جس طرح تم پرندے سدھاتے ہو اس طرح انسانوں کو سدھانے کا بھی سلیقہ اختیار کرو۔ پرندوں کو مانوس کرتے ہو۔ ان سے پیار کرتے ہو۔ ان کے رزق کا سامان کرتے ہو۔ ان کے فائدے کا سامان کرتے ہو تب وہ تم سے محبت میں باندھے جاتے ہیں اور باوجود اس کے کہ تمہاری جنس کا فرق ہے، تمہاری باتیں وہ سمجھ نہیں سکتے۔ اُن کی عقلیں، ان کے جذبات، ان کی اندر کی دنیا بالکل اُن باتوں، نقلوں اور اندر کی دنیا سے مختلف ہیں جو انسان کی اندر کی باتیں اور انسان کی اندر کی دنیا ہے لیکن اسکے باوجود محبت کسی زبان کو نہیں چاہتی۔ محبت ایک ایسی طاقت ہے جو براہ راست دور دور تک اثر کرنے والی ہے اور جنسی اختلاف کے باوجود محبت ضرور غالب آیا کرتی ہے۔

پس آج بھی دنیا میں حیرت انگیز طور پر سمندر کے جانوروں کو اور خشکی کے جانوروں کو اور ہوا میں اڑنے والے جانوروں کو آج کی دنیا کا انسان سدھارنے کی جو استطاعت پا چکا ہے اور حیرت انگیز کارنامے سرانجام دے رہا ہے یہ استطاعت اگر آپ غور کریں تو درحقیقت محبت ہی کی استطاعت ہے، اس کے سوا کوئی استطاعت نہیں ہے۔ جب تک کوئی جانور انسان سے مانوس نہ ہو، انسان اس سے پیار نہ کرنے لگے اسوقت تک وہ جانور اس کے تابع نہیں ہو سکتا۔ سرکس کے ایک مشہور بازیگر کے متعلق یہ واقعہ آتا ہے، وہ عالمی شہرت کا مالک تھا کہ اس نے بڑے بڑے خونخوار شیروں کو بھی ایسا اپنے تابع فرمان کر لیا تھا کہ وہ ان کو چھیڑتا تھا، ان کو تنگ بھی کرتا تھا لیکن وہ آگے سے سر نہیں اٹھاتے تھے۔ ایک دفعہ وہ ایسی حالت میں وہاں گیا کہ وہ جو ان کو پکارنے کی آوازیں دیا کرتا تھا جن سے اس کے دل کا پیار اُن تک پہنچا کرتا تھا، وہ آوازیں اس نے نہیں دیں۔ وہ بھول گیا تو وہی شیر بھڑک کر اس پر جھپٹ پڑے اور قریب تھا کہ وہ مارا جاتا کہ اچانک اس کو یاد آگیا کہ ان کو یہ پتہ نہیں کہ میں ان سے محبت کرنے والا وجود ہوں۔ میں وہی ہوں جو ہمیشہ ان سے پیار کرتا تھا چنانچہ اس نے جب وہی آوازیں ہلکی ہلکی سروں میں نکالیں جس طرح عام ہمارے اپنے ماحول میں بھی یعنی مشرقی دنیا میں بھی گدھوں والے گدھوں کو بلانے کے لئے آوازیں نکالتے ہیں۔ گھوڑوں والے گھوڑوں کے ساتھ خاص سلوک کرتے ہیں۔ بھینسوں والے بھینسوں کے لئے آوازیں نکالتے ہیں تو اس طرح اس نے بھی کچھ آوازیں مقرر کی ہوئی تھیں۔ اس نے وہ آوازیں نکالیں۔ اچانک بپھرے ہوئے شیر اس طرح اس کے سامنے جھک گئے جیسے بھیڑیں ہوں۔ تو پیغام کیا تھا؟ وہ شیر جانتے تھے کہ یہ شخص ہم سے محبت کرتا ہے لیکن اتنی عقل نہیں تھی کہ چہرے سے پہچان سکیں۔ وہ محبت کے رشتے کچھ آوازوں کی زبان میں ان تک پہنچا کرتے تھے اور یہ رشتے ہم نے تمام دنیا میں انسانوں اور جانوروں کے درمیان مختلف شکلوں میں استوار ہوتے ہوئے دیکھے ہیں۔

غلبے کا راز محبت میں ہے

پس آخری غلبے کا راز طاقت میں نہیں بلکہ محبت میں ہے۔ کسی تشدد میں نہیں بلکہ رحمت میں ہے۔ پس یہی وجہ ہے کہ میں بار بار آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو رحمۃ للعالمین فرما کر اس بات کی ضمانت دے دی کہ آپ ضرور دنیا پر غالب آئیں گے۔ کیونکہ وہ شخص جو خود مجسم رحمت ہو اور تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت ہو اور جس کے ماننے والے پھر آگے رحمت بنتے چلے جائیں اُن کے لئے جیتنے کے سوا کچھ اور مقدر نہیں۔ وہ غالب آنے کے لئے بنائے جاتے ہیں مگر غالب آنے کے لئے وہ طاقت، وہ طاقتوں کا آخری سرچشمہ جس کے نتیجے میں قومیں غالب آجایا کرتی ہیں، قرآن کریم کے بیان کے مطابق محبت ہے اور آئندہ دنیا کے احیاء نو کی جو تصویر ابراہیم علیہ السلام کو دکھائی گئی وہ یہی تصویر تھی کہ پرندوں کو قابو کرنے کے لئے بھی تو تم محبت سے اُن کو قابو کرتے ہو اور گویا اُن کو زندہ کر دیتے ہو۔ کھوئے ہوئے پرندے تمہیں واپس مل جایا کرتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک عظیم الشان معجزہ رونما ہوگا اور خدا کا وہ محبوب بندہ آئے گا جس کو خدا تعالےٰ رحمۃ للعالمین قرار دے گا۔ اسے محبت کے گُر سکھائے گا اور اس کی رحمت ہی ہے جو تمام دنیا پر غالب آئے گی اور شمال پر بھی غالب آئے گی اور جنوب پر بھی اور مشرق پر بھی اور مغرب پر بھی اور تمام دنیا سے لوگ زندہ ہو کر اس کی طرف دوڑے چلے آئیں گے۔

اب یہ لفظ زندگی اور زندہ کرنا ایک خاص معنی رکھتا ہے اور دیکھنا یہ ہے کہ قرآنِ کریم نے اس لفظ کو کن کن نبیوں کے لئے استعمال کیا ہے۔ صرف دو ہی نبی ہیں جن کے لئے زندہ کرنے کا محاورہ قرآن کریم نے استعمال فرمایا اور اوّل ان میں سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔ آپ کے غلاموں کو مخاطب کر کے آپ کا مقام سمجھایا گیا۔ فرمایا ...... (سورۃ الانفال ۹۰)
تم تو مردہ تھے تمہاری تو کوئی حیثیت ہی نہیں تھی .... وہ تمہیں پکارتا ہے تاکہ تمہیں زندہ کر دے اور ہر وہ شخص جو اس کی آواز پر لبیک کہتا ہے وہ زندہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اب دیکھیں وہی ابراہیمی معجزہ ہے جس کا ذکر فرمایا گیا ہے ......
یہ خوشخبری تھی جو ابراہیم کو دی گئی تھی اور آپ پوچھا کرتے تھے کیسے ہوگا ساری زندگی میں نے ان لوگوں میں، ان جاہلوں میں گزاری اور میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہ زندہ نہیں ہو سکے۔ میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ تیرے وعدے سچے ہیں مگر میری طمانیتِ قلب کے لئے مجھے بتا تو سہی کہ یہ قومیں کیسے زندہ ہوں گی۔ خدا نے فرمایا ایک آنے والا ایسا ہوگا جس کی آواز میں زندگی ہوگی جس کی دعوت میں زندگی ہوگی۔ وہ رحمۃ للعالمین ہوگا۔ جب وہ محبت اور پیار اور رحمت اور شفقت سے لوگوں کو بلا دے گا تو مردے قبروں سے نکل کر دوڑتے ہوئے اُس کی طرف چلے آئیں گے اور اس کی دعوت ہی میں زندگی ہے۔ دوسرا زندگی کا لفظ حضرت مسیحؑ کے متعلق استعمال فرمایا کہ اُسے بھی خدا نے مُردوں کو زندہ کرنے کی طاقت بخشی تھی۔ ظاہر بین علماء وہاں بھی بدنصیبی سے ظاہر کے ہی ترجمے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ مسیح کسی زمانے میں مٹی سے چڑیاں بنا کر انہیں پھونکیں مارتا تھا اور وہ زندہ ہو جایا کرتی تھیں، اڑنے لگ جاتی تھیں۔ یا واقعتہً گڑے ہوئے مُردوں کو جو سالہا سال سے مرے ہوئے تھے ان کی قبروں پر جا کر آوازیں دیتا تھا تو وہ قبریں پھاڑ کر باہر نکل آتے تھے۔ وہ نہیں جانتے کہ مسیح کی زندگی اس زندگی کے سوا کوئی معنی نہیں رکھتی تھی جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تعلق میں زندگی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ وہی حقیقی زندگی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو زندہ کرنے کی جو طاقت دی گئی تھی وہ روحانی مُردے زندہ کرنے کی طاقت دی گئی تھی۔ پس جس مسیح کی خوشخبری دی گئی ہے کہ وہ اُمت میں آئے گا وہ روحانی زندگی کی طاقتیں لے کر ہی آنا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں اس کو ظاہر کر کے یہ دکھا دیا گیا کہ زندہ کرنے والوں کے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔ اب دنیا کو کوئی زندگی نصیب نہیں ہوگی جب تک آپ کی غلامی میں وہ لوگ پیدا نہ ہوں جو آگے لوگوں کو زندہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ پس مسیحیت کے دور سے بھی آپ ہی کا تعلق ہے۔ آپ نے ہی اس ..... کو پہچانا ہے جو ..... زندہ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے اور اس راز کو سمجھیں۔ اپنی محبت کے دائرے کو وسیع کریں۔ اگر آپ رحمۃ للعالمین بنیں گے اور محمد مصطفیٰؐ کی غلامی میں اس کے سوا چارہ نہیں ہے تب لازماً آپ دنیا پر فتح یاب ہوں گے۔ چاروں اور آپ کے منتظر ہیں شش جہات آپ کی راہ دیکھ رہی ہیں۔ آگے بڑھیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے رحمت اور محبت کے گُر سیکھیں۔ اس رحمت کو اپنی زندگیوں میں اس طرح جذب کر لیں کہ آپ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خُلق کے اپنے درجے کے مطابق آئینہ دار بن جائیں۔ پھر دیکھیں کہ چاروں طرف جو بڑی بڑی حکومتوں کے پہاڑ ہیں۔ کہیں آپ کو مشرق میں روس دکھائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیتا ہے۔ کہیں مغرب میں آپ کو امریکہ دکھائی دیتا ہے۔ کہیں شمالی یورپ کی طاقتیں ہیں۔ کہیں جنوب مشرق میں جاپان اور دوسری بڑی بڑی طاقتیں پھیلی پڑی ہیں۔ یہ ساری طاقتیں، یہ تمام پہاڑ آپ کے زیر نگیں کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں لیکن محبت کا جادو ہے جو ان پر چلے گا۔ اپنے ماحول میں محبت کا جادو جگانے لگیں کہ اس کے ذریعے ہی روحانی مُردے زندہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے"۔

⁂

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

"آئیے اب دعا کر لیں"۔ اور پھر حضور نے لمبی پرسوز دعا کرائی۔ بعد میں حضور نے فرمایا۔ "چونکہ اس عید کے بعد کچھ اور دوسرے تقاضے ہوتے ہیں۔ قربانیاں کرنی یا قربانیاں نہ بھی کرنی ہوں تو گوشت وغیرہ تیار کرنا ہے۔ اس لئے اس عید کے بعد مصافحہ نہیں ہوتا۔ تو اب میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ آپ کو اور تمام دنیا میں پھیلے ہوئے غلامانِ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بہت بہت عید مبارک ہو......"

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب مورخہ ۳/ اکتوبر ۱۹۹۰ء بروز بدھ بعمر تقریباً ۵۶ سال حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ موصوفہ نے اپنی یادگار چار لڑکے دو لڑکیاں چھوڑے ہیں اگلے روز ۴/ اکتوبر بروز جمعرات انہیں مقامی احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

نماز جنازہ محترم رانا محمد خاں صاحب امیر ضلع نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

درخواست دعا

○ مکرم بشیر احمد صاحب امتیاز (سیالکوٹ) کی بیگم نور جہاں صاحبہ شدید بیمار ہیں۔ انہیں بغرض علاج سیالکوٹ سے لاہور لے جایا گیا ہے۔

○ مکرم عباس احمد صاحب ملہی تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بوجہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں اور مشن ہسپتال سیالکوٹ میں داخل ہیں۔

○ مکرم قاضی رشید الدین صاحب شوگر اور بندش پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم فتح محمد خان صاحب کلرک بیوت الحمد ربوہ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

○ مکرم عبدالرحیم صاحب یونس مقیم دار الضیافت ربوہ کے کندھے اور ہنسلی کی ہڈی ایک حادثہ کے نتیجہ میں ٹوٹ گئی ہے۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اعلان برائے توجہ لجنات

جن لجنات نے مرکزی سالانہ امتحان معیار اوّل اور معیار دوم کے نتائج کی فہرستیں بمع ولدیت اور زوجیت کے ابھی تک لجنہ پاکستان کو نہیں بھجوائیں وہ جلد از جلد فہرستیں بھجوا دیں تاکہ اُن کو اسناد کامیابی دی جاسکیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ پاکستان)

ضرورت معلمین

نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کو معلمین کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جن کو خدمت دین کا شوق ہو اور وہ بطور معلم تعلیمی و تبلیغی امور سرانجام دے سکتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں صدر/ امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں۔

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ دینی تعلیم۔ جماعت میں خدمت اور تجربہ۔ تاریخ بیعت زیر کفالت افراد کی تعداد۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

خبریں

ملکی خبریں

○ لاہور ہائی کورٹ نے صدر کی طرف سے قومی اسمبلی توڑنے اور وزیر اعظم کو برطرف کرنے کے فیصلے کو درست قرار دے دیا ہے۔ ہائی کورٹ کے مطابق صدر یہ فیصلہ کرنے میں حق بجانب تھے کہ وفاقی حکومت آئین کے مطابق نہیں چل سکتی لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے صدر کے فیصلے کے خلاف پیپلز پارٹی کے رہنماؤں کی درخواستیں مسترد کر دیں۔

○ اسلامی جمہوری اتحاد نے اپنا انتخابی منشور شائع کر دیا ہے۔ جسمیں کہا گیا ہے کہ کم از کم تنخواہ ۳ ہزار روپے مقرر کی جائے گی اور ۱۰ لاکھ افراد کو ملازمتیں دی جائیں گی۔ مقدمات کا تصفیہ ۶ ماہ میں ہوگا۔ صوبوں اور اضلاع میں محتسب مقرر کئے جائیں گے۔

○ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر سرتاج عزیز ۵۰ کروڑ ڈالر کی فوری امداد کیلئے سعودی عرب پہنچ گئے ہیں پاکستان شدید اقتصادی بحران سے دوچار ہے۔

○ ساہیوال میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے پیپلز پارٹی کا ایک کارکن اور دو راہگیر زخمی ہو گئے۔

○ ایوان صنعت و تجارت لاہور کے صدر افتخار علی ملک نے کہا ہے کہ گدون امازئی سٹیٹ تمام ملکی صنعتوں کے لئے موت کا کنواں ہے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم مسٹر ممتاز راٹھور کی سربراہی میں ایک ۴ رکنی کمیٹی پاکستان میں مقیم غیر ملکی سفارت کاروں سے ملاقاتیں کر کے ان کو کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اٹھانے کا قائل کرے گی۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ امریکہ ۲۴۔ اکتوبر کے انتخابات میں مداخلت کر کے اپنی مرضی کے نتائج حاصل کرنا چاہتا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے مختلف راہنماؤں کیخلاف لاہور ہائی کورٹ نے توہین عدالت کی درخواست ۳ نومبر تک ملتوی کر دی ہے اس روز کیلئے عدالت نے انتظامیہ کے بعض افسران کو بھی نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ کشمیری حریت پسندوں نے بھارتی فوجیوں کی ظالمانہ کارروائیوں کے جواب میں ہندوؤں کی آبادی پر زبردست حملہ کر کے ۵ ہندوؤں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ یہ حملہ اس ظالمانہ طرز عمل کے خلاف کیا گیا ہے جو گذشتہ دو ہفتوں سے وادی میں جاری ہے اور جسمیں بھارتی فوجیوں نے مسلمانوں کے گھروں کو بڑی تعداد میں نذرِ آتش کیا ہے۔

○ عراق اور ایران کے درمیان تین سال کے تعطل کے بعد سفارتی تعلقات بحال ہو گئے ہیں تہران میں عراقی سفارت خانہ نے کام شروع کر دیا ہے جبکہ ایران نے اعلان کیا ہے کہ اس کے ناظم الامور جلد بغداد جا کر کام شروع کر دیں گے۔ دونوں ملکوں کے سفارتی تعلقات تین سال قبل ایران عراق جنگ کے آخری دنوں میں ختم ہو گئے تھے۔

○ فرانس نے لبنانی حکومت سے اس سوال پر رابطہ قائم کیا ہے۔ کیا باغی عیسائی جنرل مشعل عون کو فرانس بھیجا جائے یا نہ بھیجا جائے۔ لبنان کی حکومت اس امر کی مخالف ہے کہ باغی جنرل کو فرانس جانے دیا جائے۔ باغی جنرل نے اس وقت فرانس کے سفارت خانے میں پناہ لے رکھی ہے۔

○ بنگلہ دیش کی حکومت نے تمام تعلیمی ادارے غیر معینہ مدت کیلئے بند کر دیئے ہیں۔ حکومت نے یہ اقدام گذشتہ کئی دنوں سے ملک بھر میں جاری طالب علموں کے پرتشدد مظاہروں کے بعد کیا ہے۔

○ ایران نے پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ اسکی تعمیر نو کے پانچ سالہ منصوبے پر عمل درآمد کیلئے مادی اور افرادی قوت فراہم کرے۔ ایران کو پاکستان کی ہنرمند افرادی قوت کی ضرورت ہے۔

○ سعودی عرب کے شاہ فہد نے کہا ہے کہ سعودی عرب میں متعین غیر ملکی فوجوں کے خلاف پروپیگنڈہ کا مقصد عراقی جارحیت سے دنیا کی توجہ ہٹانا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

پاکستان نے نیوزی لینڈ کو ایک اننگز اور ۴۳ رنز سے ہرا دیا

شعیب محمد مین آف دی میچ قرار دیئے گئے
دوسرا ٹیسٹ جمعرات سے لاہور میں کھیلا جائے گا

کراچی (پی پی اے رپورٹ) پاکستان نے گذشتہ روز یہاں پہلے کرکٹ ٹیسٹ میں نیوزی لینڈ کو ایک اننگز اور ۴۳ رنز سے شکست دے کر سیریز میں ایک صفر کی برتری حاصل کر لی۔ نیوزی لینڈ نے اپنی پہلی اننگز میں ۱۹۶ رنز بنائے۔ جس کے جواب میں پاکستان نے ۶ وکٹوں کے نقصان پر ۴۳۳ رنز بنا کر اننگز ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ نیوزی لینڈ کا کوئی بھی کھلاڑی پاکستانی باؤلرز کا جم کر سامنا نہ کر سکا۔ نیوزی لینڈ نے گذشتہ روز جب دو وکٹوں کے نقصان پر ۱۹۲ رنز سے کھیل کا آغاز کیا تو دوسرے ہی اوور میں وقار یونس نے ڈالسن کو آؤٹ کر دیا اور اس طرح نیوزی لینڈ کی ٹیم ۱۹۴ رنز پر آؤٹ ہو گئی۔ مارٹن کرو نے ۶۸ رنز بنائے اور آؤٹ نہیں ہوئے۔ پاکستان کی طرف سے وسیم اکرم نے مجموعی طور پر ۸، وقار یونس نے ۷، عاقب جاوید نے ۳، اور اعجاز اور قادر نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ شعیب محمد کو ان کی شاندار ڈبل سنچری ۲۰۳ ناٹ آؤٹ پر مین آف دی میچ کا اعزاز دیا گیا۔ سیریز کا دوسرا ٹیسٹ جمعرات سے لاہور میں شروع ہو گا۔

نیوزی لینڈ اور پاکستان کے مابین کراچی میں کھیلے جانے والے پہلے ٹیسٹ میچ کے آخری دن پاکستان نے صرف دس گیند پھینکے اور یہ ٹیسٹ میچ ایک اننگ اور ۴۳ دوڑوں سے جیت لیا۔ فاسٹ باؤلر وقار یونس نے صبح ہی صبح دوسرے اوور کے چوتھے گیند میں نیوزی لینڈ کے ولی واٹسن کو لیگ بی فور وکٹ آؤٹ کر دیا اور اس طرح سے اس سیریز میں پاکستان کو ایک ٹیسٹ میچ کی برتری دلوا دی۔ فی الحقیقت اس میچ میں پاکستان کے فاسٹ باؤلر چھائے رہے اور اس لحاظ سے یہ اس ٹیسٹ کا مناسب اختتام تھا۔ پاکستانی باؤلرز نے اس میچ میں ثابت کر دیا ہے کہ وہ دنیا کے بہترین فاسٹ باؤلر ہیں۔ وہ تمام میچ میں کھیل پر چھائے رہے اور نیوزی لینڈ کے بیٹس مین نے آج تک کبھی ایسے باؤلرز کا مقابلہ نہیں کیا تھا۔ لیکن اس تمام میچ کے دوران نیوزی لینڈ ٹیم کے کپتان مارٹن کرو نے اعلیٰ کھیل کا مظاہرہ کیا اور وہ آخیر تک ڈٹے رہے۔ وہ آخیر تک ناقابل شکست ثابت ہوئے اور انہوں نے باؤلرز کا آسانی سے مقابلہ کرتے ہوئے ۶۸ رنز بنائے اور آخیر تک ناٹ آؤٹ رہے۔ یقیناً ان کی کارکردگی ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے۔

شعیب محمد نے دو سنچریاں بنائیں اور انہیں مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔ میچ کے بعد پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کے سیکرٹری مسٹر عارف علی خان عباسی نے کہا کہ یہ ایک مزیدار ٹسٹ میچ تھا اور دونوں سائیڈوں نے بہت سے کارنامے سرانجام دیئے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان اب دنیا کی بہترین ٹیموں میں گنے جانے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

ہمارے پاس اب تیز ترین اوپننگ کھلاڑی ہیں اور شائد یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ایسے تیز اوپننگ کھلاڑی پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے۔ میرے خیال میں ۷۰ کے دہاکے میں ویسٹ انڈیز کے پاس بھی ایسے تیز اوپننگ کھلاڑی نہیں تھے۔

اس ٹسٹ میں جس وکٹ پر میچ کھیلا گیا اس کے متعلق ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ان کے خیال میں یہ ایک اچھی وکٹ تھی اور میرے اس خیال میں نیوزی لینڈ کے کپتان بھی ضرور میرے ہمنوا ہوں گے۔ کرو کا یہ قول ریکارڈ پر موجود ہے کہ انہوں نے ایسی اچھی وکٹ پر اس سے پہلے کبھی نہیں کھیلا۔

ایک دوسرے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا یہ میچ ان KNOCKS کی وجہ سے بھی یاد رکھا جائے گا جو کہ مارک گریٹ بیچ نے پہلی اننگ اور مارٹن کرو نے دوسری اننگ میں کھیلے۔ دونوں کھلاڑیوں نے اس وقت کرکٹ کے تین بہترین فاسٹ باولرز کا مقابلہ کرتے ہوئے انتہائی جرأت اور عزم کا مظاہرہ کیا۔

بی سی سی پی کے سکرٹری نے مزید کہا کہ یہ میچ اس لحاظ سے بھی یادگار رہے گا کہ لوگ میچ دیکھنے کیلئے آنے پر مجبور رہوئے اور کراچی کے لوگوں نے اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے کسی قسم کی گڑبڑ سے احتراز کیا اور میچ بخیرو عافیت اختتام پذیر ہوا۔

انہوں نے کہا کہ میں نے ایسا ضبط و نظم قائم رکھنے والے ناظرین پہلے کبھی نہیں دیکھے اور اس سلسلے میں میں کراچی سٹی کرکٹ ایسوسی ایشن کو قابل مبارک باد سمجھتا ہوں جنہوں نے اس میچ کا ایسا اچھا اور اعلیٰ انتظام کیا۔ اس کے نتیجے میں عام پبلک کا اعتماد بڑھے گا اور امید کی جانی چاہیئے کہ اگلے ماہ ویسٹ انڈیز کے ساتھ کھیلے جانے والے میچوں میں اس سے بھی زیادہ لوگ میچ دیکھنے کے لئے موجود ہونگے۔

سکور بورڈ

نیوزی لینڈ پہلی اننگز	۱۹۶ رنز
پاکستان پہلی اننگز	۴۳۳ - ۶ وکٹ ڈیکلئر
نیوزی لینڈ دوسری اننگز	۱۹۴ آل آؤٹ

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ 15 یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل ۲۷۷۳۹ میں فوزیہ افضل زوجہ محمد افضل چوہان قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20.12.89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔
(۱) حق مہر -/۲۵۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۵ تولہ ۱۰ ماشہ ۳ رتی مالیتی -/۱۸۱۵۵ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ فوزیہ افضل زوجہ محمد افضل چوہان محلہ شریف پورہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر ۱ سلطان احمد محلہ گرونانک فاروق آباد ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبد الحمید بھٹی محلہ گرونانک فاروق آباد ضلع شیخوپورہ۔

مسل ۲۷۷۴۰ میں غلام فاطمہ زوجہ حکیم محمد منیر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۷۶ء ساکن راؤ کالونی احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21/6/90 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔
(۱) مکان برقبہ ۴ مرلہ مالیتی ۶۰ ہزار روپے
(۲) سلائی مشین مالیتی -/۵۰۰ روپے
(۳) حق مہر ایک تولہ طلائی زیورات مالیتی -/۳۳۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ غلام فاطمہ زوجہ حکیم محمد منیر راؤ کالونی احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور۔ گواہ شد نمبر ۱ حکیم محمد منیر خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری منیر احمد وصیت نمبر ۱۹۵۱۶۔

گلے کی سوزش۔ جلدی امراض۔ بال گرنا۔ جوڑوں اور جسمانی دردیں۔ بے خوابی۔ جگر گردہ اور مثانہ کے عوارض۔ حمل کی تکالیف۔ پرانے بخار۔ بچوں کے نئے و پرانے اسہال اور قے۔ عام اور ناک کی رسولیاں، معدہ کے امراض کیل مہاسے۔ کانوں کا بہنا جیسی امراض کی بفضل خدا کامیاب علاج گاہ۔ خط لکھ کر بھی دوائی منگوا سکتے ہیں
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور۔ رحمت بازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اٹھرا ۱۵/- ، ۴۵/-	اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/-	زد جامِ عشق ۱۲۰/-
تریاق معدہ ۸/- ، ۱۶/-	روشن کاجل ۵/-	سُرمہ جواہر ۵/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار۔ ربوہ
فون ۶۳۴

DOCTORS
PLEASE :

کیورییٹو ہومیو پیتھک میڈیسنز عرصہ ۳۰ سال سے مخلوقِ خدا کی خدمت کیلئے استعمال ہو رہی ہیں۔ اگر ان جدید ادویات کے ذریعہ آپ نے کسی "لاعلاج" قرار دی گئی مَندی بیماری یا کسی سرجیکل کیس SURGICAL CASE کا بغیر آپریشن کامیاب علاج کیا ہو تو براہِ کرم اسکی رپورٹ جلد بھجوائیں تاکہ اُسے زیرِ ترتیب کتاب
30 YEAR'S RESEARCH AND EXPERIMENTATION IN CURATIVE SYSTEM OF HOMOEOPATHY
میں آپ کے نام کے ساتھ شامل کیا جاسکے۔
خاکسار۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر۔ کیوریٹو کلینک۔ ربوہ فون: ۶۰۶ - ۶۰۷

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
AUTHORISED DEALERS OF NATIONAL MOTORS FOR GANUINE TOYOTA PARTS. LTD
47, TIBET CENTRE, M.A. JINNAH ROAD
KARACHI. TELE : 724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

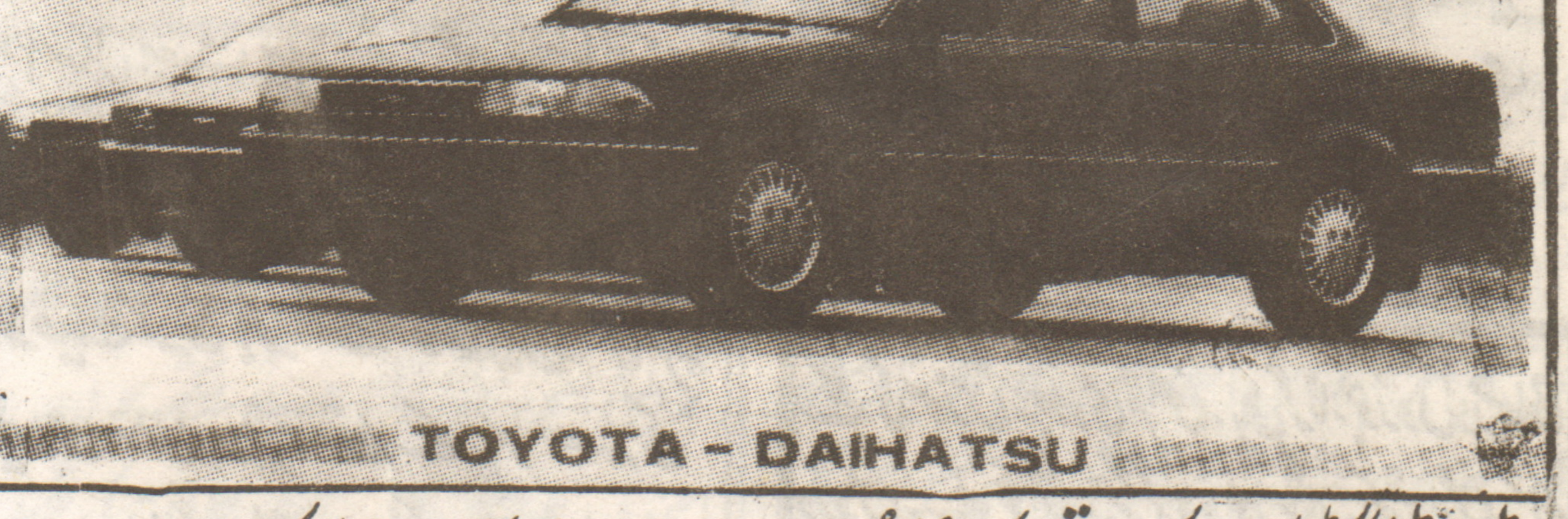

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷، تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون ۷۲۴۶۰۶ ، ۷۲۴۶۰۷ ، ۷۲۴۶۰۹

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے۔ لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرمالینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔

ـــــــ مینیجر الفضل

مکان برائے فروخت

محلہ دارالصدر شمالی میں ایک مکان جو کہ پانچ کمروں۔ برآمدہ۔ باورچی خانہ۔ دو فلش لیٹرین ایک غسلخانہ پر مشتمل ہے۔ میٹھا پانی۔ سوئی گیس۔ بجلی۔ پختہ تعمیر۔ صحن اور گلی پختہ برائے فروخت ہے۔
رابطہ بذریعہ الفضل ربوہ

ربوہ میں آپ کے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام
گولبازار ۔ ربوہ
فون:۔ ۵۵۰ ۔ گھر:۔ ۷۴۹ ۔ ۵۴۹

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ
فون دکان : ۶۴۹ رہائش : ۸۴۱

نرینہ اولاد سے محروم۔ بے اولاد۔ اٹھراء۔ سوکھا۔ گرمی۔ گیس کا علاج کرنے والے
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ۰۴۳۱
برانچیں
ربوہ :۔ اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان :۔ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ :۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی :۔ محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
خواتین کے لئے انتظام کیساتھ

خوشخبری
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
اوقات کار۔ ۴½ شام تا ۸ بجے شب
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض کے علاج اور مصنوعی دانت لگوانے کا تسلی بخش انتظام۔
ڈینٹسٹ :۔ رانا مدثر احمد